

ASL-237

کشف حقائق



اسرار:

آلحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



شائع کردہ:

رضا اک
۱۳۰۱ عجل عمر
سید محمد عبیدی
اسٹریٹ
بستی ۳



ASL-237

~~Leaf a - Hayas~~

الطائر

Harvest Museum Animal Page below

Baneri

Page Academy Bombay (1308H)

12 Pages

Atchafet al - Manzie Adl Amari - L-falik

الطائر في الجبال

Motri Ashud kashir

من محمد تقيي كلب

Shula kash

8yr

1961 / 1380H

131 Pages

توضیح: اس کتاب کی تصنیف شیخ بہاؤ الدین محمد فیضی نے کی ہے۔
 از افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بنام تاریخی

کشف حقائق و سر رد و قاق

۱۳ھ

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بہ طفیل و کرامت :

سول ایجنٹ :

نوری پبلشرز

۷۰۔ بابہ کھوٹے اسٹریٹ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

اشاعت نمبر ۲۰

Raza Book Depot
 Rajouri (J&K)
 Pin 185131

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَلَامٌ اَزْ بَرُوْدِهِ بَارُهُ نَوَابِ صَاحِبِ مَرْسَدِ حَضْرَتِ نَوَابِ سَيِّدِ
 نَوْرِ الْاَحْسَنِ خَانَ بَهَادُرِ ۲۵ شَعْبَانَ ۱۳۰۸ هـ
 مُحَمَّدٌ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآوَلِيَاءِ أُمَّتِهِ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَعَلَيْنَا مِنْهُمْ بِجَمْعِهِمْ
 اَمَّا بَعْدُ اِيں پَا سَخِ اشعار وقتِ شَعَارِ تَصَوُّفِ اشعارِ حَسْبِ الْاَرشَادِ لَا زَمَّ الْاَنْقِيَادِ
 حَضْرَتِ عَظِيمِ الدَّرَجَةِ جَنَابِ صَاحِبِ دَالِ الْمُنَاقِبِ نَوَابِ سَيِّدِ
 نَوْرِ الدِّينِ حَسَنِ خَانَ بَهَادُرِ رَئِيسِ الْعَظَمِ بَرُوْدِهِ اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقْبَالَ لَهُمْ
 وَضَاعَتِ اَجَلِهِمْ بَزْزَبَانِ عَامِ اَرْدُو وَمَطَالِبِ سَهْلِ الْحَصُولِ مَطَابِقِ خَفَائِدِ
 اَهْلِ حَقِّ وَمَدَارِكِ اَنْهَامِ دَعْقُولِ بَتَارِيخِ بَسْتِ وَنَجْمِ شَعْبَانَ الْعَظَمِ رُوزِ جَانِ افروزِ
 دُوشنبه ۱۳۰۸ هجری قمریہ علی صاحبہا افضل الصلوة والتحيہ در بَاسَنِّ یٰلِی
 مَلِكِ ہندِ نَجْمِہٗ خَامِ نِگارِ فَقِيرِ ذَلِيلِ ذَرِّہٗ بِمِقْدَارِ عَبْدِ الْمُصْطَفٰی اَحْمَدِ رَضَا مُحَمَّدِی سَنِی
 بِرِکَاتِی آلِ رَسُوْلِی غُفْرَانِ اللّٰہِ وَحَقِّ اَمَلِہٗ بِادِصْفِ قَلْتِ بِضَاعَتِ وَجْہِ سَلِ
 صَنَاعَتِ بِاَمَدِ اَدْنُوْرِ بَا طَنْ حَضُورِ لَاعِ النُّوْرِ سَلَالَةِ الْوَاصِلِیْنَ نَفْتَادَةِ
 الْکَامِلِیْنَ بِحَرِطِ لِقَتِ بَدْرِ حَقِیْقَتِ حَضْرَتِ سَيِّدِ نَادِ مَوْلَانَا دُشَنِخْنَا حَضْرَتِ
 سَيِّدِ شَاہِ ابُو الْحَسَنِ اَحْمَدِ نُوْرِی الْمَلَقِبِ بِمِیَانِ صَاحِبِ قَبْلِہٗ

گرمبول افندز ہے اور شریف

مارہری ادا م اللہ تعالیٰ فیضہم المعنوی والصوری در ساعت واحدہ ریختہ شد
 شعر اول سب پیر اور شاخ میر سوال بلوہ صورت جلال کیا ہوا کیا جمال بلوہ
 الجواب اللہ جل و علا جیم بھی ہے اور قہار بھی ہے رحمت شان جمال ہر
 اور قہر شان جلال۔ دوستوں کو انواع نعمت سے نوازنا ان کے لیے
 بہشت اور اس کی خوبیاں آراستہ فرمانا انھیں اپنی رضا و دیدار سے بہرہ مندی
 بخشنا تجلی شان جمال ہے۔ دشمنوں کو اقسام عذاب کی سزا دینا ان کے لیے
 دوزخ اور اس کی سختیاں مہیا فرمانا انھیں اپنے غضب و حجاب میں مبتلا کرنا
 تجلی شان جمال ہے۔ دشمنوں کو اقسام عذاب کی سزا دینا ان کے لیے دوزخ
 اور اس کی سختیاں مہیا فرمانا انھیں اپنے غضب و حجاب میں مبتلا کرنا تجلی
 شان جلال ہے۔ پھر دنیا میں جو کچھ نعمت و نعت و راحت و آفت
 ہے انھیں دونوں مثالوں کی تجلی سے ہے۔ کبھی یہ شائیں ایک دوسرے
 کے لباس میں جلوہ گر ہوتی ہیں مثلاً دنیا میں اپنے محبوبوں کے لیے بلا بھیجنا
 کہ اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل بظاہر شان جلال ہے
 اور حقیقتہً شان جمال کہ اس کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں پاتے
 ہیں قال اللہ تعالیٰ لا تحسبوا شرکم بل هو خیر لکم اے
 اپنے لیے بُرا نہ جانو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ کفار کو کثرت مال
 و غیرہ دنیا کی راحتیں دینا بظاہر شان جمال ہے اور در حقیقت شان جلال
 ہے کہ اس کے سبب وہ اپنی غفلت و گمراہی کے نشے میں پڑے رہتے
 ہیں اور ہدایت کی توفیق نہیں پاتے قال اللہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین کفروا
 انما علیہم خیر لا نفسہم لایزدادوا اثماً ولہم عذاب الیم کافراً خیال کہ یہ
 ڈھیل جوہم انھیں دے رہے ہیں کہ وہ اور گناہ میں پڑیں اور ان کے لیے ذلت کی

مارہے۔ تجلی جہاں کے آثار سے لطف و نرمی و راحت و سکون و نشاط
 و انبساط ہے۔ جب یہ قلب عارف پر واقع ہوتی ہے دل خود بخود
 ایسا کھل جاتا ہے جیسے ٹھنڈی نسیم سے تازی کلیان یا بہار
 کے مینے سے درختوں کی کچھیاں۔ اور تجلی جلال کے آثار سے تہر و
 گرمی و خون و تعب جب اس کا ورود ہوتا ہے قلب بے اختیار
 مرجح جاتا ہے بلکہ بدن گھٹنے لگتا ہے بلکہ اگر طاقت سے زیادہ واقع ہوتی
 ہے فنا کر دیتی ہے۔ انھیں دونوں تجلیوں کا اثر تھا کہ ایک روز وعظ
 میں بر سر منبر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کو دیکھا گیا کہ حضور کا جسم اقدس سمت کر ایک جڑیا کے برابر ہو گیا اور
 اسی وقت یہ بھی مشاہدہ ہوا کہ تن مبارک پھیل کر ایک برج کی مثل
 ہو گیا اور دیکھا گیا کہ حضور منبر سے گرنے لگے یہاں تک کہ حضور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس کے سہارے ردک لیا
 یہ وہ عظیم تجلی تھی جس کا تحمل بے قوت نبوت نامکن تھا لہذا حضور اقدس
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوت مصطفویہ سے مدد فرما کر
 اس کا تحمل کر دیا اسی شان جلال کا اثر ہے جو حضور پرنور سیدنا غوث اعظم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک مرید پر حضور کے پیچھے
 نماز میں واقع ہوئی کہ سجدہ میں جاتے ہی جسم گھٹنے لگا گوشت پوست
 استخوان سب فنا ہو گیا صرف ایک قطرہ آب باقی رہا حضرت غوثیت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نماز رومی کے پارہ میں اٹھا کر دفن کر دیا اور
 فیما بین سجدہ میں اپنی اصل کی طرف عود کر گیا۔ اسی شان
 جلال کی بڑی تجلی ساعت قیامت ہے جو آسمان و زمین

اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب کو فنا کر دیگی اسی لیے باری عزوجل
 اُس دن یوں ارشاد فرمائے گا ملن الملك الیوم کل تک سب کہتے
 تھے یہ ملک میری ہے یہ ملک میرا ہے آج بتاؤ کسی بادشاہی
 ہے پھر خود ہی فرمے گا لا الہ الا اللہ القہار ایک اللہ قہر والے کی
 اُس وقت باسم قہار اپنا وصف فرمائے گا کہ وہ تجلی شان قہر کی ہوگی۔
 وصی اللہ شعردوم

خالی بدن مقید کیونکر حال حق کا : مطلق کی شان کیا ہو سکی مثال بولو
الجواب اس کی ایک ظاہری مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ جیسے آفتاب کا نورانی
 ذات میں ایک ہی نہ اس میں صورتوں کا اختلاف ہی نہ قوت و ضعف کا فرق ہی نہ جدا
 رنگ ہیں نہ متعدد نام ہیں وہی نور واحد پہلی شب کے چاند پر پڑا اور یہاں یہ صورت
 پیدا کی کہ اُس کا نام ہلال ہوا پھر ہر روز نئی صورت اور زیادہ ترقی و قوت ہوتی رہی
 شب چار دہم اسی نور سے بدر کی صورت پیدا ہوئی پھر اس میں ضعف آتا گیا
 یہاں تک کہ فنا ہو گیا۔ وہی نور واحد آئینہ مصفا پر پڑے تو کیسی جھلک
 دیتا ہے کہ نگاہ خیرہ و حیران اور دیواروں پر عکس نمایاں ہو اور صفائی
 آئینہ میں کمی ہے تو نور میں کمی اور زمین پر پڑنے میں وہ بات کو سوں نہیں
 کو لوں وغیرہ سیاہ بے تابش چیزوں میں ایک ظہور کے سوا اور کچھ اثر
 نہیں ہوتا وہی ایک نور ہے کہ جب قریب افق جانب مشرق سے
 طولانی شکل پر چمکتا ہے اُس کا صبح اول نام رکھتے ہیں پھر جب پھیلتا ہے
 وہی صبح صادق ہوتی ہے پھر جب سُرخ لاتا ہے وہی شفق ہے جب دن
 نکل آتا ہے وہی دھوپ ہے پھر جب بعد عروبہ اس کے ظہور کے
 لغات ہیں تو دیکھو ایک آفتاب کی تجلی اور اتنے اختلاف اور ہر حالت کے

اعتبار سے اُس کے جدا نام ہیں اور جدا اوصاف باہم وہ نور اپنی ذات میں ایک ہے اُس میں کوئی تغیر نہیں نہ وہ صبح اول کے وقت طویل ہو گیا تھا نہ صبح ثانی کے وقت چوڑا نہ شفق کے وقت اُس نے لباس سُرخ پہنا نہ دن نکلنے پر زرد یا سفید نہ ہلاں پر چلتے وقت کمان ہو گیا تھا نہ بدر پر پڑتے بشکل دائرہ نہ آئینہ پر چلتے وقت قوت پائی تھی نہ زمیں پر آتے ہوئے ضعف مگر یہ سب اختلاف تغیر مظاہر ہیں جن کے باعث اُس شے واحد کی اتنی تعبیریں اور اس قدر حالتیں ہو گئیں۔ پس یہی مثال نور مطلق ذات باری عزوجل کی سمجھنا چاہیے کہ واحد حقیقی ہے تغیر و اختلاف کو اصلاً اُس کے سراپردہ عزت کے گرد بار نہیں پر مظاہر کے تعدد سے یہ مختلف صورتیں پیشاں نام بے حساب آثار پیدا ہیں جنہیں ہم عالم نام رکھتے ہیں یہ ظاہری تقسیم کے لئے ایک بہت ناقص و ناکارہ و نام تمام مثال ہے **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی**۔ اس سر زائد بیان سے باہر اور مرتبہ عقل سے درجے بالا کرا بخشد بکہ روزی دارند۔ شعر سوم محض میں کیونکہ شہادہ سری میں کس طرح تھا پھر روح کیوں ہوا ہے دل کا خصال بولو۔ الجواب۔ وہ نور یا ک اپنی ذات میں نہایت ظہور پر ظاہر ہے اور اپنے لئے نہایت ظہور کے سبب باطن کہ نور جس قدر تابندہ تر ہوگا نظر اُس پر کام کم کر لگی جب نور احدیت کی تابش غیر محدود ہے چشم ہم و چشم عقل دونوں وہاں نابینا ہیں تو وہ اپنے کمال ظہور کے سبب کمال خفا و بطون میں ہے پھر اپنے مظاہر و تجلیات میں تو اُس کا ظہور ذی عقل پر ظاہر ہے اور اسی نور کے متعدد پرتوں نے روح و قلب و غیرہ بے حساب نام پائے ہیں جس طرح ہم ابھی مثال میں واضح کر آئے قلب و روح کی معرفت یہی ہوتی من عرف نفسه فقد عرف ربه

من عرف ربہ کلت لسانہ ناداقفوں سے فقط اتنا ارشاد ہوا قل
الروح من امر ربی دما دتلیتم من العلم الا قلیلا تو فرما روح میری رب
کے امر سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ عالم دو ہیں عالم امر
عالم خلق الالہ الخاق والامرتبارک اللہ رب العالمین عالم خلق چیزیں
ہو بارہ سے پیدا ہوتی ہیں جیسے انسان حیوان نباتات جمادات زمین و آسمان
وغیرہ ہا کہ نطفہ و تخم و عناصر سے بنے۔ اور عالم امر وہ جو صرف امر کن ہو بنا اس
کے لیے کوئی مادہ نہیں جیسے ملائکہ و ارحام و عرش و لوح و سلم و جنت و نار
وغیرہ تو فرمایا روح عالم امر سے ایک چیز ہے عقل کا حصہ اسی قدر ہے آگے
اس کی ماہیت اکابر اہل باطن جانتے ہیں سبحان اللہ آدمی خود اسی روح کا
نام ہے اور یہ اپنے ہی نفس کے جاننے میں اس قدر ناکام ہے

تنت زندہ بجان جان نہانی : تو از جان زندہ و جانرا نہ دانی
اور سر و خفی و روح و قلب لطائف حضرات نقشبندیہ قدست اسرار ہم سے
ہیں جن میں تجلیات حق کے رنگارنگ ذوق کا ادراک کا رعیان ہے نہ کار
بیان ع ذوق این مے شناسی بخدا تانہ چشتی۔

شعر چارم

اربع عناصر یوں نکلے کہو کہاں سے : مرتا سو کون اس میں کس کو دصال بولو
الجواب نور احدیت کے پرتو سے نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بنا اور اس کے پرتو سے تمام عالم ظاہر ہوا اول پانی پیدا ہوا پھر اس میں دھواں
اٹھا اس سے آسمان بنا پھر پانی ایک حصہ منجمد ہو کر زمیں ہو گیا اس حقائق
عز و جل نے پھیلا کر سات پرت کر دیا پھر اسی طرح آسمان کے سات طبقے کیے
یو ہیں پانی سے آگ بنی ممکن ہے کہ پانی کسی قسم کی حرارت پا کر ہوا ہو اور

ہوا گرم ہو کر آگ یا جس طرح مولے سبحانہ و تعالیٰ نے جاہا غرض پانی مادہ
تمام مخلوقات کا ہے امام احمد و ابن حبان و حاکم کی حدیث میں ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کل شیء خلق من الماء ہر چیز پانی سے بنی ہے موت بدن کے
لیے ہے جس کے معنی روح کا اُس سے جدا ہو جاوے روح پہلے نہ تھی جب
بنی تو پھر اس کے لیے کبھی فنا نہیں یہی مذہب اہلسنت کا ہے ولہذا بعد
مرگ سمع و بصر علم و فہم وغیرہ تمام افعال کہ حقیقتہً روح کے تھے برقرار رہتے
ہیں بلکہ اور زیادہ ترقی پاتے ہیں جن کی مثال یوں سمجھیے کہ ایک پرند قفس
میں محبوس ہے اس کی پر افشانی اسی پنجرے کے لائق ہوگی پھر جب اُسے
بکال دیئے تو اُس پر وازیں دیکھیے فقیر نے اپنی کتاب حیات الموات فی
بیان سماع الاموات میں اس مسئلہ کو بحمد اللہ تعالیٰ نہایت شرح و
بسط سے ثابت کیا ہے یہ روح اپنے معدن اصلی سے غریب الوطن
ہو کر قفس بدن میں بحکم الہی ایک مدت معین تک محبوس ہے جب وقت
آئے گا اپنی اصل کی طرف رجوع کرے گی۔ یا یتخا النفس المطمئنة ۵
ارجع الی ربک راضیة مرضیة اس کا نام وصال ہے

شعبہ ہفتم

اول ہر روح علوی دوسری کا نام نفلی ۛ ایک روح دو صفت کیونکہ بکمال و بولہ
الجواب اس شعر کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ روح مجرد ہے یعنی جسم اور
جسم کی سب آلائشوں سے پاک و منترہ یہ صفت اُس کی علوی ہی ہے چودہی
روح اس جسم پر عاشق اور اس سے تعلق اور حیات دنیوی میں اُس کی عادی
کام اس جسم کے آلات پر موقوف یہ صفت اس کی سفلی ہے مگر

اُس بلندی سے اس تنزل میں آنے کے بعد ہی وہ اپنے کمالات کو پہنچتی ہے قلنا اهبطوا منها آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے باعث ہزاران برکت و خیرات ہوا دوسرے یہ کہ انسان میں صفت ملکوتی و صفت بھی و صفت شیطانی سب جمع ہیں اگر صفت ملکوتی پر عمل کرے ملک سے بہتر ہو اور اگر دوسری صفت کی طرف گرے بہائم سے بدتر ہو حدیث میں آیا ہے قال اللہ تعالیٰ عبد المؤمن احب الی من بعض ملئکۃ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ مومن مجھے اپنی بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا ہے اور کفار کے حق میں فایلا ادلک کلا انعام بل هم اضل وہ جو پاؤں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ بہکے ہوئے اور اُس کا کمال انھیں دو صفت کے اجتماع سے کہ جب وہ باوجود موانع کہ صفت بھی اُسے شہوات کی طرف بلاتی ہے اور صفت شیطانی خیرات سے روکتی ہے پھر ان کا کہنا نہ مانے اور اپنے رب کی عبادت و طاعت میں مصروف ہو تو اُس کی بندگی نے وہ کمال پایا جو عبادت ملائکہ کو حاصل نہیں کہ ملائکہ بے مانع دے مزاحم مصروف عبادت ہیں اور یہ ہزار جالوں میں پھنسا ہوا اُن سب سے بچ کر بندگی بجالاتا ہے

فرشتہ گریہ بیند جو ہر تو : دگر رہ سجده آرد بر در تو

ششم

دکھتا ہے جو کہ خالی آنکھوں سے فنا ہے : دکھتا ہے جس نظر سے وہ جگہ اُجال بولو الجواب ظاہر ہے یہ کہ آنکھیں فانی ہیں اور فانی باقی کو نہیں دیکھ سکتا لہذا دنیا میں دیدار الہی سوا حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی نبی مقرب کو بھی نصیب نہ ہوا ہاں چشم روح باقی ہے ہم ابھی

ذکر کر آئے کہ روح کے لیے تو اولیٰ نظر دل سے اُس جمال جہاں آرا کا
شاہدہ کرتے ہیں اور روزِ حشر وہ آنکھیں ملیں گی جنہیں پھر کبھی موت و
فنا نہیں تو اُس دن چشمِ جسم سے بھی مسلمان و یدار الہی تبارک و تعالیٰ سے
مشرف ہوں گے اللہم ارزقنا آمین۔

شعر ہفتم

ہر چیز ذاتِ حق سے معمور ہے و لیکن : ملتا ہے کس محل میں ابرو ہلال بولو
الجواب۔ پاس کا جواب وہ ہے کہ سیدنا اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
مردی ہوا آنکھوں نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی الہی میں تجھے کہاں
تلاش کروں فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلے اُن کے پاس جن کے
دل میرے لیے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ایک شخص حضرت سیدنا
بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا
پنجوں کے بل گھٹنے ٹیکے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں
سے آنسوؤں کی جگہ خوں رواں ہے عرض کی حضرت یہ کیا حال ہے
فرمایا میں ایک قدم میں یہاں سے عرش تک گیا عرش کو دیکھا کہ رب عزوجل
کی طلب میں پیاسے بھیڑیے کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے بانگے بر عرش
زدم کہ ایں پہ ماجراست ہمیں نشان دیتے ہیں الرحمن علی العرش استوی
میں جن کی تلاش میں تجھ تک آیاتِ یہ حال پایا۔ عرش نے جواب دیا
مجھے ارشاد کرتے ہیں کہ اسے عرش اگر ہمیں ڈھونڈا چاہے تو
بایزید کے دل میں تلاش کر۔

شعر ہشتم

سب جسم ہر محمد موجود ذاتِ حق ہر : اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو

الجواب۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام عالم
 نور حضرت سید العالین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیدا کیا تو
 اصل ہر چیز کی نور سہرا یا ظہور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم ہے پس مرتبہ ایجاد میں بس وہی وہ ہیں نقیہ غفر اللہ تعالیٰ
 نے اپنے قصیدہ نونیہ نعتیہ میں بحمد اللہ تعالیٰ اس نفیس مضمون میں
 بہت ابیات رائقہ لکھے ہیں منہا قوی ۵

خالق کل الوری ربک لا غیر ۵ : نورث کل الوری غیرک لعلین
 اے لم یوحّد دلیس موجوداً دین یوحّد ابدالاً
 اور مرتبہ وجود میں صرف حق عزوجل ہے کہ ہستی حقیقتاً اسی
 ذات پاک سے حاصل ہے وحدت وجود کے جس قدر معنی عقل میں
 آسکتے ہیں۔ یہی ہیں کہ وجود واحد موجود واحد باقی سب مظاہر ہیں کہ
 اپنی حد ذات میں اصلاً وجود و ہستی سے بہرہ نہیں رکھتے کل شئ
 ہالک الا وجہہ اور حاشایہ معنی ہرگز نہیں کہ من دلو زید و عم ہر شے
 خدا ہے یہ اہل اتحاد کا قول ہے جو ایک فرقہ کافروں کا ہے اور پہلی بات
 اہل توحید کا مذہب جو اہل اسلام و ایمان حقیقی ہیں۔ یہی کلمہ اسلام
 کا پردہ سنبھالنا ہے۔

شعر نہم

تکتہ نہیں علم کاتہ آن میں سمایا : معنی علم کے تکتہ کے اب محال ہو لو
 الجواب۔ علم کا تکتہ وہ باریک بات سمجھ میں نہ آئی یہاں اس سے مراد
 ذات پاک باری عزوجل ہے کہ ہرگز اس کی کتنے نہ فہم تصور میں آسکے نہ بیان
 و کلام میں سماسکے ادراک اسکا محال اور خوض اس میں منسلال

والعیاذ باللہ ذی الجلال قرآن اللہ عزوجل کا کلام اور اس کی صفت ہر
 صفت ذات میں ہوتی ہے ذات صفت میں نہیں آسکتی —
 کس نہ دانست کہ منزل گم آں یار کجاست
 ایں قدر بہت کہ بانگ جرے می آید
 ہذا واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ
 جل مجدہ اتم و احکم و علیہ اللہ
 تعالیٰ علی سیدنا و مولانا
 محمد و آلہ و صحبہ

و سلم

امین

نقط